REVIEW OF RESEARCH

اردو شاعری میں قومی یکجہتی

ڈاکٹر عبدالوحید نظامی
اسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبۂ اردو
مدھوکر راؤ پوار آرٹس کالج، مرتضیٰ پور، ضلع اکولہ

اُردوادب کا بیشتر ابتدائی سرمایہ شاعری پر مشتمل ہیں، اُردو شاعری اُردو نثر سے پہلے ارتقاء پذیر ہوئی اس لیے قومی یکجہتی کے اثرات سب سے زیادہ شاعری میں نمایاں ہیں۔

اُردو شاعری میں قومی یکجہتی کو پروان چڑھانے میں صوفیوں، سنتوں اور فقیروں کا زبردست حصّہ رہا ہیں، جنہوں نے اپنے گیتوں اُپدیشوں اور دُعائیہ نغموں سے پریم، دوستی اور سچائی کا پرچار کیا۔

دکنی شعراء نے بھی اردو شاعری میں مساوات، رواداری اور انسان دوستی کے جذبات داخل کیے، نصرتی، نشاطی، ہاشمی، نوری ، غواصی، عادل شاہ، اور قلی قطب شاہ سے لیکر ولی دکنی تک قومی یکجہتی کی فضاء اُن کی شاعری میں نظر آتی ہیں۔ اُن بزرگوں نے دلوں کو ملانے والی شاعری کی اور یہ کوشش رہی کہ ہندو، مسلم سب مل کر ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کام کریں۔

شمالی ہند کے قدیم اردو شعراء میں افضل جھنجھانوی، شیخ یحیٰ مُنیری، جعفر زٹلی، آبرو اور سجاد بہادری وغیرہ کی اردو شاعری میں ہندوستانیت اچھی خاصی رچ بس گئی تھی۔صوفیا اکرام کی طرح اُن بزرگ شعراء کے کلام میں بھی عوامیت اور ہندی مزاج کی خوشبو محسوس ہوتی ہیں۔ اگر ایک طرف شمالی ہند کے شعراء کے نام دکھائی دیتے ہیں تو دوسری طرف جنوبی ہند میں بھی کبیر داس، نانک، تُلسی داس، شیخ سعدی، امیر خسرو، بابا فرید وغیرہ قابل ذکر ہیں جنھوں نے اپنے شاعری کے ذریعے قومی یکجہتی کے چراغ روشن کیے۔

شاہ حاتم کے بعد دہلی دوسرے دور میں میر، درد، سوز، قائم، یقین، ہدایت اور بیان وغیرہ جیسے شعراء کے نام نظر آئے جنھوں نے اپنی شاعری میں مساوات اور بھائی چارگی کے جذبات اُجاگر کیے۔ اُن شعراء کے متعلق عبداللہ یوسُف علی نے لکھا ہے کہ ''مذہبی تعصب سے اُن کے سینے پاک تھے اُس زمانے میں لاکھ افراتفری رہی مگر ہندو،مسلمان کا سوال نابود تا''۔ انھوں نے انسان دوستی اور اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور ضرورت کو اپنی شاعری کا ضروری جزو قرار دیا۔

نظیر اکبر آبادی نے اپنی شاعری میں قومی یکجہتی کے پریم آسمان کی بلندی پر لہرانے کاکام کیا، گرونانک، ہولی، دیوالی، راکھی، پالپن، بانسری، بجیا، میلے اور برسات وغیرہ نظمیں لکھیں ہیں۔

ظفر، اختر، آرزو، شیفتہ، منیر، شکوہ آبادی وغیرہ کے کلام میں آنے والے دور کی آگاہی کے ساتھ اُن کی وطن دوستی اور ہندی مٹی سے پیار کا پتہ چلتا ہے۔اسی طرح غالب کی شاعری اپنے عہد کی ترجمانی میں بے مثال ہے جس کے لفظ لفظ میں بھائی چارگی، انسانیت، وطن پرستی اور جذبۂ یگانگت کی منہ بولتی تصویر یں مسکراتی ہیں، اُن تصویروں میں غالب کی وسیع النظری اور بے تعصبی کی پاکیزہ لکیروں اور نقطوں نے پھیل کر پوری ہند یا ئی تہذیب کو سمیٹ لیا۔

نہیں کچھ سجّہ و زنّار کے پھندے میں گرائی
وفاداری میں شیخ و برہمن کی آزمائش2
وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے بُت خانے میں تو کعبے میں گاڑو برہمن کو3

ہندوستان پر انگریز وں کے قدم جمنے لگے تو انہیں یہ احساس بھی ہواکہ ہندوستان کو زیر کرنے کے لیے قومی یکجہتی کی بنیاد میں رُکاوٹیں ڈالنا ضروری ہیں۔ اور انہوں نے اپنی شاطرانہ چالوں سے ہندوئوں اور مسلمانوں کو بانٹنے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ ہندوستانی قوم کے لیے آزمائش کا دور تھا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اردو شاعری نے قومی یکجہتی کا پیغام دینے میں تساہل نہیں برتا۔

۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی نے ہندوستانی تہذیب اور قومی یکجہتی کے پرخچے اُڑادیے۔ ایسے دور میں اردو شاعری نے قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے کمر کس لی اور وہ کام انجام دیا کہ انگریز کو ناکوں چنے چبادیے، جس میں مولانا الطاف حسین حالی کو اولیت حاصل ہے۔

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر4

۱۹ویں صدی کے اواخر میں اردو شاعری نے آزاد، حالی کی سر کردگی میں ایسا رُخ اختیار کیا جو انتہائی باوقار و صحت مند تھا خالص وطن پرستی اور ہندوستانی مناظر پر نظمیں تخلیق کی گئی۔ اُس کے علاوہ دوستی اور رواداری کے جذبات سے پُر نظمیں بڑی تعداد میں لکھی گئی جس کی وجہ سے قومی یکجہتی کوفروغ حاصل ہوا۔

۲۰ویں صدی کے آغاز میں بہت سارے شعراء نے اپنی شاعری کے ذریعے وطنی اور ہندی جذبے کی عکاسی کی ہیں۔ اکبرنے تو خاص طور پر ایسی شاعری کی ہے جہاں قومی یکجہتی ہندو مسلم اتحاد بھائی چارگی کا بہترین سبق ملتا ہے۔ اُن کا دل پاکیزگی سے معمور تھا اور وسیع النظری اور وسیع المشربی جیسی خوبیاں موجود تھیں۔ انہیں فرقہ بندی اور ذات پات سے انتہائی نفرت تھی۔ اُن کے مزاج میں محبت پیار اور خلوص کی خوشبو تھی انہیں تعصب اور بے جا طرف داری کا فن نہیں آتا تھا، جیسا کہ رشید احمد

صدیقی کا کہنا ہے۔''اکبر کے ایوان فکر کے اندر اور باہر جو رنگ روشنیاں ہیں وہ ہندوستانیت کی دین ہے''۔5

محرم اور دسہرہ ساتھ ہوگا
نباہ اسکا ہمارے ساتھ ہوگا
شیخ نے ناقوس کے سُر میںخودی تان لی
پھر تو یاروں نے بھجن گانے کی خود ہی ٹھان لی6

علامہ اقبال کی شاعری میں ہندی تہذیب اور اسکی طرز معاشرت اور ہندوستانی مناظر کا ذکر ملتا ہے۔ وہ انسان دوست سچّے وطن پرست تھے ان کا دل محبت کا ساگر تھا ، سوامی رام ترتھ ، گرونانک ، رام ، گوتم بُدھ، ہندی ترانہ، پرندہ کی فریاد، نیا شوالہ وغیرہ نظمیں اُن کے اعلیٰ مسلک ، رواداری، بے تعصبی اور وطن پرستی کو ظاہر کرتی ہیں۔ رام احترام وہ ان شعروں سے ظاہر کرتے ہیں۔

اس دیش میں ہوئے ہزار ملک سرشست
مشہور جن کے دم سے ہے دنیا میں نام ہند
ہے رام کے وجود پہ ہندوستان کو ناز
اہل نظر سمجھتے ہیں اُس کو امام ہند7
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا8

اس دور کا کوئی شاعر ایسا نہیں تھا جس نے فرقہ پرستی کے خلاف آواز اُٹھائی ہوں اور ہندوستانیوں کو نفرت کی بجائے اتفاق و اتحاد کی تلقین نہ کی ہوں۔

چکبست کا تمام تر کلام وطن پرستی کے نغموں سے معمور ہے، ان کی شاعری میں قومی یکجہتی کا پیغام نمایاں ہے۔

اذان دیتے ہیں بُت خانے میں جاکر شان مومن سے
حرم میں نفرۂ ناقوس ہم ایجاد کرتے ہیں
بلائے جاں ہیں یہ تسبیح اور زنّار کے پھندے
دل حق ہیں کو ہم اس قید سے آزاد کرتے ہیں9

دوسری جنگ عظیم میں جب انگریزوں نے ہندوستانیوں کو زبردستی جنگ کے شعلوں میں ڈھکیل دیا اُس وقت بھی اُردو شعراء برابر قومی یکجہتی کا درس دیتے رہیں جس میں تلوک چندر محروم کا نام سر فہرست ہے۔ باہمی تفرقات مٹا کر محبت و اخوت سے آگے بڑھنے کے لیے ہندستانیوں کو متحرک کرنے میں محروم کی انگنت نظموں کا نام لیا جا سکتا ہے، جن میں چند اہم نظمیں ہیں۔''پھر بھی لڑتے رہو'' ''انقلاب دہر'' ، ''قافلہ یوں بھی تلف ہوتے ہیں''، اہل وطن کی خدمت میں''، ''انجام اتحاد اور ہندومسلمان'' وغیرہ ہیں۔

ہند کے ہندو مسلمانو
عقل سے کام لو کہا مانو
ہندو مسلم ہے بھائی بھائی
تفریق کیسی، کیسی لڑائی
ہندو مسلمان دونوں مہذب

امن و امان دونوں کا مذہب
دونوں کو لازم رسم مروّت
دونوں کو زیبا ذوق محبّت 10

شاعری کے لب و لہجہ میں حسرت موہانی نے ‘‘ انقلاب زندہ باد’’ کا نعرہ دیا جس کی وجہ سے ہندوستانیوں میں جوش پیدا ہوا اور قومی یکجہتی کا دُشمنوں کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اسی اتفاق و اتحاد کی بدولت ہزاروں نفاق کے باوجود ہندوستان آزاد ہوا۔ اس کا ر خیر میں اردو شاعری پر جتنا فخر کیا جائے کم ہیں۔

افسوس کے آزادی کے ساتھ ہی انگریزوں نے اپنی شاطرانہ چالوں سے ہندوستانی قوم کی صدیوں کی قائم قومی یکجہتی کو توڑنے میں کامیابی حاصل کرلی اور دونوں قوموں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنادیا۔ تب بھی اردو شعراء نے اپنے قلم کے جادو سے اس نفاق کے طوفان کو ٹھنڈا کیا۔ قومی یکجہتی کا وہ دھارا جو برسوں سے ہندوستانی تہذیب میں رواں دواں تھا ایک بار پھر نمودار ہوا۔ جوش ملیح آبادی اپنی شاعری میں قومی یکجہتی کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

کوثر گنگا کو ایک مرکز پر لانے کے لیے
ایک نیا سنگم بنائوں گا زمانے کے لیے
ایک دین نو کی لکھوگا کتاب زرفشاں
ثبت ہوگا جس کی زریں جلد پر ہندوستاں11

افسر میرٹھی قومی یکجہتی کو اپنی شاعری میں اس طرح بیاں کرتے ہیں کہ

مذہب کچھ ہو، ہندی ہیں، ہم سارے بھائی بھائی ہیں
ہندو ہیں مسلم ہیں یا سکھ ہیں یا عیسائی ہیں
پریم نے سب کو ایک کیا ہیں پریم کے ہم شیدائی ہیں
بھارت نام کے عاشق ہیں ہم بھارت کے شیدائی ہیں12

پوپی ناتھ امن قومی یکجہتی کا اظہار اپنی شاعری میں اس طرح فرماتے ہیں۔

اس بستی کی رونق ہے تبھی، جب میں بھی رہوں اور تو بھی رہے
مسجد بھی رہے،مندربھی رہے، مسلم بھی رہے ہندو بھی رہے
ہندو کی زباں اردو بھی ہے مسلم کی زباں ہندی بھی ہے
آزاد وطن کی شان ہے یہ ہندی بھی رہے اردو بھی رہے13

سلام مچھلی شہری اپنی شاعری میں بھائی چارگی کا درس اس طرح سے بیان کرتے ہیں۔

آج نفرت ہی پہ آمادہ ہیں دنیا کے دماغ
تم محبت کے لیے دل کی طرف بڑھتے چلوں
نہ ہم اس وقت ہندو ہیں نہ مسلم نہ عیسائی
اگر کچھ ہیں تو ہیں اس دیش، اس دھرتی کے شیدائی14

آزاد ہندوستان کو جب بھی کسی باہر کے دشمن کا سامنا کرنا پڑا چاہے وہ چین ہو یا پاکستان جس طرح ساری قوم ایک ہوکر وطن کی حفاظت پر اُتر آئیں وہیں شعراء کرام نے اس جذبے کو اُبھارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔جاں نثار اختر کی نظم‘‘آواز دو ہم ہم ایک ہیں’’ اور ‘‘اتحاد’’ کیفی کی نظم ‘‘بُت

شکن’’، اشک کی نظم‘‘ہمالیہ’’، حرمت الاکرام کی نظم ‘‘ہمالیہ کی جانب چلو’’، ساحر لُدھیانوی کی نظم‘‘وطن کی آبرو خطرہ میں ہیں’’ اور‘‘اے شریف انسانوں’’ علی سردار جعفری کی نظم‘‘صبح فردا’’ ایسی نظمیں ہیں جنھوں نے سارے ملک کی قومی یکجہتی کے تار میں پرودیاقومی یکجہتی کو برقرار رکھنے میں ہر دور کے شعراء نے اپنے قلم اُٹھائے ناسخ، فراق گورکھپوری، حفیظ جالندھری، اِقبال سہیل ،خلیش بڑہودوی، بدیع الزماں خاور، شباب للیتوغیرہ ہیں جنکی شاعری میں قومی یکجہتی کا جذبہ پوری طرح تابانی کے ساتھ کار فرماں ہیں۔ اور بھی بہت سارے شاعر ہیں جنھوں نے قومی یکجہتی کو اپنی شاعری کا مرکز بنایا اُن کی قومی یکجہتی کی شاعری کا چند صفحات میں جائزہ لینا ممکن نہیں۔اختصار کے ساتھ یہی کہا جاسکتا ہیکہ اُردو شاعری نے قومی یکجہتی میں جو کردار نبھایا ہیں اور آج بھی نبھا رہی ہے نا قابل فراموش ہیں۔

حوالہ جات:

1۔بحوالہ ماہنامہ شاعر، ممبئی ، قومی یک جہتی نمبر 1974 ص:163
2۔ دیوان غالب ام نارائن لال، ارون کمار بک سیلرز اینڈ پبلشرز، الہ آباد، یو پی، 1991ء، اشاعت دوم، ص: 89
3۔ ایضاً ص:54
4۔ مسدس حالی، دانش بک ڈپو، ٹانڈہ، ضلع فیض آباد، یو پی، 2001ء ص 31
5۔ بحوالہ ماہنامہ شاعر ممبئی، قومی یکجہتی نمبر 1974، ص: 170
6۔ ایضاً
7۔ بانگ درا، ایجوکیشنل بک ہاوس علی گڑھ 2001 ص: 177
8۔ ایضاً ص: 83
9۔ بحوالہ ماہنامہ شاعر ممبئی، قومی یکجہتی نمبر 1974، ص: 170
10۔ ایضاً، ص: 174
11۔ ایضاً
12۔ ایضاًص: 176
13۔ ایضاً
14۔ ایضاً